49 P
2297
URDO

राष्ट्रीय अभिलेखागार पुस्तकालय
NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
भारत सरकार
Government of India
नई दिल्ली
New Delhi

1635
1077

आह्वानांक Call No. ____
अवाप्ति सं० Acc. No. ____

MGIPF—412 NAL/79

गोविंद राम गुप्त
सत्यवती का संदेशा और इंकिलाब की लहर (उर्दू)
देलही एस0 डी0 गुप्त
(तिथि का उल्लेख नहीं)

Govind Ram Gupta,
Satya Wati Ka Sandesha Aur Inqilab Ke Laher **(Urdu)**
Delhi, S.D. Gupta, n.d.

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ستیہ وتی کا سندیشہ

اور

انقلاب کی لہر

سنگرہ کرتا - گوبند رام گپتا رہبر

پرکاشک - ایس آر گپتا دہلی

پہلی بار (پہلا ایڈیشن) ۱۰۰۰ مول (قیمت) ۱ر

ستیہ وتی کا سندیشہ

(طرز- آبرو ہر ملک کی)

ستیہ وتی کا ہے سندیشہ قوم کے افراد سے
جیلخانہ میں چلی اب چھوٹ کر میکے سے
بابا گاندھی کے حکم سے کام جو میں نے کیا
رک نہ جاوے وہ کسی کے خوف سے بیداد سے
آگ جو سینہ میں میرے ہے بھڑکتی شعلہ وار
بجھ نہیں سکتی وہ آندھی کی مخالف باد سے
جو شجر میں نے لگایا ہے وہ چھوٹا ہے ابھی
سینچنا خون جگر سے قوم کی امداد سے
ہے مجھے امید میرے بعد یہ بڑھ جائیگا
آپ کی دل کی لگی سے اور میری یاد سے
کھل رہی ہوں پھول سی میں جیل جانے کے لیے
پر خلش دل میں پڑی ہے اک بڑی افتاد سے
جھنڈا ہمارا سرنگوں ہووے نہ بہنوں بھائیو
آخری خواہش یہی ہے قوم سے امداد سے
ایس-ڈی دشمن کے گھر کو کر دو اب برباد تم
پھینک دو یاں سے اٹھا کر بیخ سے بنیاد سے

NATIONAL ARCHIVES LIBRARY
No 2297
Date 16.2.72
GOVT OF INDIA

(۲) ستیہ وتی کی آرزو

(الطرز - تیری اس ظلم کی)

میری اس آرزو کو بھائیو بہنوں لیگا دینا
جو میں نے آگ سُلگائی ہے اسمیں گھی چھڑا دینا

بھڑک جاوے یہ ایسی دیکھکر دشمن پھڑک جاویں
تم اس کو آتمک بل سے ذرا اگنی جلا دینا

رکھو مت خوف لاٹھی گولیوں کا بم کے گولوں کا
امر ہے جیو کایا کی حفاظت کو بھُلا دینا

وہ ہے ستیاگرہی سچا نہ دشمن کا بُرا چاہے
بھلائی ہی میں دُنیا کی بدن اپنا گلا دینا

جہاں پر پلیس - ڈی مدعا علیہ حاکم بنا ہووے
وہاں ممکن نہیں انصاف کی گاڑی چلا دینا

(۳) غزل

مٹا دیں گے حکومت کو ہم ایسا کرکے چھوڑیں گے
ہم اپنے ملک پر خود اپنا قبضہ کرکے چھوڑیں گے

تو اے باد صبا جاکر یہ پنچم جارج سے کہنا
کہ ہم انگلینڈ والوں کو لفافہ کرکے چھوڑیں گے

پہن کو کوٹ اور پتلون جو آئے نہ آنے تھے
ہم ان کو اب مجسم پائجامہ کر کے چھوڑیں گے
پھریں گے در بدر گھر گھر جگائیں دیش بھگتوں کو
جو مردہ دل ہوئے ہیں ان کو زندہ کر کے چھوڑیں گے
غضب کی بیڑیاں ڈالی ہیں پیروں میں جو ظالم نے
اسی جھنکار سے ہم غدر برپا کر کے چھوڑیں گے
نہ چھوڑیں جیتے جی دشمن کا پیچھا ہم وہ کانٹے ہیں
اگر چھوڑیں گے تو دشمن کو مردہ کر کے چھوڑیں گے

(۴) ولایتی اردو

وہ پالش کر رہے ہیں ہندیوں کو نیٹ کرتے ہیں
تماشہ ہے کہ کالوں کو برش سے وائٹ کرتے ہیں
اندھیرے میں تو زر لٹتا ہے اور دعوے انھیں یہ ہے
غلاموں کے لئے تہذیب کی ہم لائٹ کرتے ہیں
دہائی ہے انہی کی اور جسٹس کی یہ حالت ہے
نہتے اور بے ہتھیار سے بھی فائٹ کرتے ہیں
ہے دھینگا شاہی کا عالم زبردستی کا پہرہ ہے
کسی کی کیا چلیگی مائٹ کو جب رائٹ کرتے ہیں
جو کاہل ہیں سمجھتے ہیں ان لوگوں کی ڈنڈوں سے

۵

تشدد کے لئے پبلک کو گویا فائٹ کرتے ہیں

نہیں جب مانتے ہندی محبت اور الفت سے
انھیں لات اور مکّے سے ڈرا کر کوائٹ[۹] کرتے ہیں

ہے دو طرفہ مصیبت۔ ہیں ادھر پولیس کے ڈنڈے
ادھر بلڈاگ اُڈوائر سے ہم کو وائٹ[۱۰] کرتے ہیں

ادھر سے تو ڈراتے ہیں نہ آزادی کا دم بھرنا
اُدھر سے راؤنڈ ٹیبل کا وہ ہم سے پلائٹ[۱۱] کرتے ہیں

وہ عیب اپنا چھپانے کو ہی طوفان تشدد سے
جو اصلیت کا روشن دن ہے اس کو نائٹ[۱۲] کرتے ہیں

۱۔ چمکیلا۔ ۲۔ سفید۔ ۳۔ روشنی۔ ۴۔ انصاف۔
۵۔ لڑائی۔ (۶) طاقت۔ (۷) صحیح۔ (۸) چست۔
(۹) خاموش۔ (۱۰) دانت سے کاٹتے ہیں۔ (۱۱) وعدہ۔
(۱۲) رات۔

ہر قسم کی اردو و ہندی کی کتابیں بکفایت ملنے کا پتہ

لالہ شنکر داس ساتو لداس تاجران کتب دریبہ کلاں
دہلی

غزل (۵)

ظالم ہمارے اُوپر گولی چلا رہے ہیں
ہم تو شہید ہو کر جنت کو جا رہے ہیں

پر یاد رکھنا تم بھی ظالم یہ رہ نہ جائیں
کچھ دن میں ہم بھی واپس اب پھر آ رہے ہیں

دیکھو ہمارا حق ہے ہم ہند کے ہیں مالک
اس ہند کے تئے ہم یہ سر چڑھا رہے ہیں

لعنت ہے یار اُن کو جو ہیں غلام ان کے
کہنے سے دشمنوں کے چھریاں چلا رہے ہیں

اے بھائیوں پولیس کے اے بھائی فوج والوں
ہم تو تمہارے حق میں انصاف چاہ رہے ہیں

یہ دھرم ہے تمہارا تم چھوڑ دو غلامی
ہم آپ کی وجہ سے یہ خوں بہا رہے ہیں

یہ آرزو ہے میری تم مر مٹو اسی پر
سوراجیہ لیکے ہٹنا لو ہم تو جا رہے ہیں ہو

(۶) گائیں

سودیشی بدن پہ سجایا کریں گے

ودیشی کی ہولی جلایا کریں گے

سجائیں گے کھدر سے اپنے بدن کو
بنائیں گے آزاد اپنے وطن کو
سودیشی اسن ہو سودیشی بسن ہو
مریں بھی اگر تو سودیشی کفن ہو
سودیشی گلے سے لگایا کریں گے - ودیشی

غلامی کی زنجیر کو توڑ دیں گے
ظلم و ستم کا گھڑا پھوڑ دیں گے
رفاقت ودیشی کی ہم چھوڑ دیں گے
فیشن پرستی سے منہ موڑ لیں گے
آزادی کا ڈنکا بجایا کریں گے - ودیشی

خوشامد کسی کی نہ جا کے کریں گے
حقیقی حقوں پہ لڑیں گے مریں گے
وطن کے لئے ہم مصیبت سہیں گے
ڈریں گے نہ دل میں جو سچ ہے کہیں گے
خوشی سے سروں کو کٹایا کریں گے - ودیشی

ہمیں گاندھی بابا نے اب تو جگایا
کہ ظالم نے ہمارے حقوں کو دبایا
بہت گھر کو ہم نے ابھی تک لٹایا

ہے ستیاگرہ میں قدم کو بڑھایا
ترانہ آزادی کا گایا کریں گے۔ودیشی

غزل (۷)

(طرز۔ آبرو پہ ملک کی)

ظلم کی حد ہو رہی ظالم تری رفتار سے
دیکھنا پچھتائیگا اس ظلم کی تکرار سے

ہے ہمارا دیش بھارت پران سے پیارا ہمیں
کیا خطا کی مانگ لی آزادگی سرکار سے

آئے تھے مہمان بن کر تم ہمارے دیش میں
کر رہے ظلم و ستم اب بیکسوں پر مار سے

ہم نے سر تک بھی کٹائے تھے تمہارے واسطے
آج تک بولے نہ تھے کچھ بھی ترے اقرار سے

پر ہمیں بدلے میں تم سے راحتیں ایسی ملیں
کر دیا برباد ہم کو ہر طرح گھر بار سے

پھولے پھلیے نہیں ظالم کبھی اس باغ میں
آہ میں زیادہ اثر ہے اس کسی تلوار سے

کنس کے ظلم و ستم نے جب کیا بھارت کو تنگ
مٹ گئی ہستی بھی بس کرشن کے اوتار سے

تو بھی اب قاتل سنبھلکر دیکھ لے کیا ہو رہا
کٹ رہے لاکھوں ہی سر تیرے فقط ہتھیار سے

خون شہیدوں کا کبھی رنگ لائے گا تو دیکھنا
کیا مزا ملتا ہے تجھکو ایسے اتیاچار سے

تو ڈٹا ہمکو جتنا مگر ہم تیپ کھڑے ہو ہو
خود سزا تو پائے گا خالق کے اُس دربار سے

(۸) ستیہ وتی کی ہدایت

(بطرز - بھرتی ہو لو رے)

کہن لگی ستیہ وتی سنو بھارت کے نر نار۔

تو بہن میری سُن کونی ہے - تو ہاں بھول میں لٹو لی ہے - تیری صورت بنی اموی ہے - ٹک رکھیو پر سنبھار۔ . . . . . کہن بر پار ہتی گن واری ہے - منے تیرا بھروسا بھاری ہے - اب یہ ظلم بڑا اسر کاری ہے - رہنا بہنا ہوشیار۔ . . . . . کہن سُنو چندر وتی میری پیاری ہو - منے کری جیل کی تیاری ہو - یہ کام رکھیو جاری ہو - اب ہے تیرے اختیار۔ . . . . . کہن منے چلتی گاڑی چھوڑی ہے - ظالم نے پکڑ مروڑی ہے - سب بہنوں سے ہتھ جوڑی ہے - مل کرنا بیڑا پار۔ . . . . کہن گاندھی بابا کا کہنا ہو - تم سُن لو بھائی بہنا ہو - سوراجیہ ہمیں جو لینا ہو

لو اسے ہو گ تلوار .... کہن
ٹُلمی کو ظلم کمانے دو۔ اور گولی لٹھ چلانے دو۔ ٹک پاپ گھڑا
بھر جانے دو۔ پھر پھوٹے گا اِک بار .... کہن
یہ جیو کدھے نامرتا ہے۔ نا کٹے پیچھے نا سڑتا ہے۔ کایا کا موہ
کیوں کرتا ہے۔ پھر مل جا گی ہر بار .... کہن
یہ راجوں کی مردانی ہے۔ سبھے کہانے لگے زنانی ہے۔ الیس ڈی
یہ عجب کہانی سنے۔ ہم لڑتے بے ہتھیار .... کہن

غزل (۹)

(بطرز۔ میرے مولا بلا لو مدینے مجھے)

بہنوں کھدر پہن کے نہایا کرو
کبھی گنگا نہانے جو جایا کرو
آن کر گنگا پہ فیشن کا بنانا چھوڑ دو
دھار کے کھدر۔ بدن ننگا دکھانا چھوڑ دو
دھرم اپنا نہ ایسا گنوایا کرو
ہو رہا ہے یاد بھارت کٹ رہیں گائیں ہزار
آنکھ کھولو ہندوالو کس طرح ہوتے ہو خوار
اپنے بچے نہ بھوکے سُلایا کرو
ہو غلامی میں پھنسے اِن فیشنوں کے پیار سے

لٹ گیا سارا خزانہ آپ کے گھر بار سے
ہستی ایسی نہ اپنی مٹایا کرو
ہو رہے ہیں خشہ بان دیکھو لال بھارت کے جگر
سینکڑوں بلبلیں قفس میں پھنس رہیں ظالم کے گھر
ویرو اپنا نہ نام لجایا کرو
دوار کا کے نائک وکشک ہیں نہ گھبراؤ کبھی
قوم کی خدمت میں تن من سے جو لگ جاؤ سبھی
پھر نہ خون کے آنسو بہایا کرو

(۱۰) غزل

(طرز۔ عندلیب زار کو)

ظلم و ستم کو کب تلک ظالم ترا سہا کریں
اپنے جگر کے زخم کی کب تک نہ ہم دوا کریں
سیکھا نہیں ہے تم نے جب کرنا رحم غریب پر
در پہ تمہارے جا کے کیا اپنا درد بیاں کریں
دل کے غبار ایک دن لائیں گے رنگ آسماں
حافظ خدا ہے دیکھنا تیرے گناہ کیا کریں
ہم تو ہیں ناتواں مگر رحمت پہ کچھ کی چاہیے
آئے گا وہ بھی ایک دن تیرا گماں فنا کریں

ہم میں نہیں ہے سنگھٹن اک سے ہے اک جدا ہوا
اپنا ہی سب قصور ہے پھر تیرا کیا گلا کریں
مرتے رہیں گے ہند کی اُلفت میں تیرے تیر سے
پیارا آزاد ہند ہو دل سے یہی دعا کریں

(۱۱) استری کا پتی کو اُپدیش ہو

(طرز ۔ رسیا)

پیا بو کھدر پہر کے آنا روٹی جبھی پکاؤں گی
روٹی جبھی پکاؤں گی پریم سے ہتھی کھلاؤنگی
فیشن چھوڑو پیا ودیشی تن پہ بستر دھارو سودیشی
سیوا کرو وطن کی اپنے بل بل جاؤں گی
ساڑھی کھدر مجھے منگادو رنگ کیشری اُسے رنگادو
نام لکھادو ستیاگرہ میں نمک بناؤں گی
جو نہ کہنا سنو ہمارا تو پھر ہم سے کرو کنارا
گھر پہ جو آؤگے سر دے نہیں لگاؤں گی
بھارت پہ تن من دھن وارو چھوڑو دیشی کھدر دھارو
بن کے ویر بیران دیدیکے خوشی مناؤں گی
چرخہ بھی بازار سے لانا تم بھی ملکر اُسے چلانا
سوت کات کر اپنے سارے بستر سلاؤں گی

کرو سودیشی اپنا بانا بھارت ہے سوتنتر بنانا
مل کے ہوں بلدان دیش پر شیش چڑھاؤں گی
دھرم ہمارا یہی لگا رہے کاٹو پھند غلامی سارے
ناتھ دوار کا رکھشک ہوں گے کیوں گھبراؤں گی

(۱۲) طرز پنجابی

(پیارا ہندوستاں ہمارا کہتے ہنس ہنس کے)

کھل گئی اب تو آنکھ ہماری۔ سن سن جھوٹی بات تمہاری
اب تک بہت کری لوٹ ماری جاؤ لس لس کے
اپنا حق حقیقی لیتے تم کیوں لالچ کرتے دیتے
اس میں ہرج کون ہیں کہتے کیوں نا بولیں جس کے
ہم کو آنکھیں نہ دکھلانا ہم بھی سمجھ گئے مرجانا
چاہے کیتے تیر چلانا سینے کس کس کے تو
انصاف ذرا سا کریئے خود غرضی سے نا مریئے
رب سے ہر دم صاحب ڈریئے جگدیے بچ لبس کے
ہم تو پھوٹ بیل نے مارے۔ ہو رہے بھائی جدا ہمارے
اس سے سہتے ظلم تمہارے اپنی کرنی پھنس کے تو

(۱۳) غزل

ظلم ڈائیر نے کیا تھا رنگ جمانے کے لئے

ہند والوں کو مصیبت میں پھنسانے کے لئے
خون سے پنجاب کے ڈائیر کے لکھی ڈائری
روبرو رکھدی میری طبیعت جلانے کے لئے
باغ جلیانوالہ میں شہیدوں کی بنے گر یادگار
جائیں گے عاشق وطن آنسو بہانے کے لئے
جس حکومت نے تن من دھن دیا تھا جنگ یورپ پر نثار
آپ ہیں تیار اب اُس کے مٹانے کے لئے
جب کہا میں نے تو او ڈائیر نے مارا بیخطر
ہنس کے بولے ظلم تھا یہ آزمانے کے لئے ہو
سر ہتھیلی پر اگر رکھا تو ڈر کس بات کا
سر کٹانے کے لئے ہے جان جانے کے لئے

غزل (۱۴)

(طرز۔ مجھکو رُلا کے مارا)

بیکس کو تو نے ڈائیر گولی چلا کے مارا
کیا تھا لگاڑ اتیرا جن کو ستا کے مارا
کس واسطے اے ظالم مشین گن منگائی
فائر کو بھی چلایا یہ دن دکھا کے مارا
دُودھوا ہزاروں ہی کو پنجاب میں بنایا

پہلے تو بن چکیں تھیں اور اب بنا کے مارا

ودھوا ابلاپ کرتیں اے پاپی یورپ باشی

کس واسطے پتی کو باغی بنا کے مارا

بالک کی ماتا روتی او ظلمی ڈسٹرکٹ ڈایر

ہا۔ لال کو بھی تو نے روتے لٹا کے مارا

وہ دودھ مونہا بچہ باغی بنایا تو نے

کچھ بھی دیا نہ آئی۔ بھالا چلا کے مارا

باغی رہا وہ بالک تو گرکھ سے ہو باغی

ایسا کرو کنھیا مجھکو رلا کے مارا

(۱۵) شراب

(بطرز۔ چلا دو چرخہ ہر ایک گھر میں)

شراب پی کر سے ہندوالو کیوں ہوش اپنے گنوا رہے ہو

رقم خرچ کر گرہ سے اپنی خراب مٹی کو کر رہے ہو

جو دودھ گھی اس رقم کے پیتے۔ تو مثل رستم جہاں میں جیتے

شراب نے یہ کئے فضیحے۔ کہ بیٹھے مکھی اڑا رہے ہو

ہے جو رو بیٹھی اسی فکر میں کہ دال آٹا نہیں ہے گھر میں

ہو بیفکر تم اسی لہر میں کہ بیٹھے بیپانی اڑوا رہے ہو

دوا مرض کی شراب ہے کچھ یا اسکا پینا ثواب ہے کچھ

بتا دو اس کا جواب ہے کچھ جو اس پہ دولت لٹا رہے ہو

ہر ایک مذہب میں حرام ہے یہ زہر گو افیق قوام ہے یہ

جو عیب ہیں کل تمام ہیں یہ کیوں الیمنٹ دی کو بنا رہے ہو

غزل (۱۶)

گاندھی تو آج ہند کی ایک شان بن گیا

ہر فیشن ایبل ذات کا ایمان بن گیا

تو سوار تھ اور مانس، اہنسا کے تیاگ سے

اس آج مرتو لوک میں بھگوان بن گیا

تیرا برتاو سادگی ہستی کو دیکھکر

دشمن بھی بے زبان ہو حیوان بن گیا

تیری نصیحتوں میں وہ جادو کا ہے اثر

جس کو لگی ہوا تیری انسان بن گیا

تو دوست ہے ہر قوم کا ہر دلعزیز ہے

سارا جہان تیرا قدردان بن گیا

گو ہند آج اکلا نہ سکے باعث تقدیر

پھر بھی سوراج لینے کا سامان بن گیا

دیکھا نہ ہو وے یا رب ہمیں یتیشیں کروڑ کو

تجھ سا فقیر جیل کا مہمان بن گیا